اصطلاحات نائک
حافظ محمد عبداللہ۔

آ نُرَہ۔
مطبع الہامی
۱۹۵۸

اصطلاحات ناٹک

یعنی

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب مین مستعمل ہین

اصطلاح	معنی
ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات بتدریج ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور مین آئین
ایکٹر	تماشہ کرنے والا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام
اینٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا
ایگزٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے۔

تختۂ ناٹک

پارٹ

مظفر شاہ... انس مذکر.. بادشاہ افغانستان　　سنبل.... انس مذکر........ ایرانی مفلس

وزیر اعظم..... ایضاً..... وزیر مظفر شاہ　　سنبیان..... ایضاً....... گجراتی مفلس

درباری..... " ..... اہل دربار مظفر شاہ　　عرشہا....... " .... ایک مفلس

کوتوال..... " .... کوتوال حسن آباد　　غیبی آواز..... " .... آواز دہقانی

قباد....... " .... امیرزادۂ اصفہان　　مہر انگیز..... انس مونث... دختر مظفر شاہ

شداد..... " ..... قباد کا حبشی نوکر　　سہیلیاں.... ایضاً... مہر انگیز کی خواصین

چوبدار..... " ..... ملازم مظفر شاہ　　گونگی حبشن..... " ..... شداد کی عورت

دربان..... " ..... ملازم شاہی　　رامشگر....... " .... ایک رقاصہ

سنادی....... " ..... ڈھنڈھورا پھیرنے والا　　شاہ جن..... جن وغیرہ مذکر. ہاتف غیب

گرو جی....... " .. جوگیوں کا گرو　　اسمال جوگی..... ایضاً.. بھوتوں کا سردار

چیلے....... " ..... جوگی...　　دیو بھوت..... ایضاً... عاملان اسمال جوگی

پہلا مالی....... " ..... باغبان　　آسمان پری... جن وغیرہ مونث. پریوں کی سردار

دوسرا مالی....... " ..... ایضاً　　پریاں..... ایضاً.. خواب دکھانے والی

تیسرا مالی....... " ..... "　　گنگیا دیبی..... " ... اسمال جوگی کی چیری

قیدی....... " ..... شداد کا قیدی　　ٹونا چماری..... " ..... ایضاً

فقیر....... " ..... مسلمان مفلس　　درباری - چوبدار - سپاہی وغیرہ

مقامات

شہر حسن آباد - شہر اصفہان - ملک افغانستان

مرقع مہر انگیز و قباد

معروف بہ

نقش سلیمانی و بہشت شداد

پہلا ایکٹ ـ پہلا سین

باغ شاہی ـ پردہ نمبر (۴)

(مہر انگیز شاہزادی کا اپنی سہیلیوں کے ساتھ آنا
حمد خدا گانا -)

ہولی - دہن پانچ کا لنگرا - تال چاچر

طرز " ستم کا وہ بانی - وہ ویرے صاحب کا جانی -"

مہر انگیز

ادا حمد کب ہو زبان سے ـــ جو افزوں بیان سے ـــ ادا
جن و بشر حور و غلمان فرشتے ـــ پیدا کئے ہیں خدا نے ـــ ادا
انسان کو پر سب میں افضل بنا کر ـــ رکھا ہے امن و امان سے ـــ ادا

وحش و طیور اور مور و ملخ کو — جو بحر و بر مین ہین دیکھو
ان سب کا خالق خدا ہی کو جانو — ہی پاک وہ دو جہان سے۔ —— ادا
شاہ و گدا اور مسکین تونگر — مہ و مہر سیارے اختر
اٹھرہ ہزار عالم اکرم کے اندر — لایا عیان مین نہان سے۔ —— ادا
گلزار و صحرا جنت جہنم — موجود جو شئی ہے یا گم۔ —— ادا
سب خیر و شر جانو مخلوق حق تم — شیطان لایا کہان سے۔ —— ادا
قربت نہیں یا عزت کبھی ہی ہاتھہ تیرے کے — جو تو جیسے چاہے سمجھتے
سنت کش غیر یا رب نہ کیجئے — قربان حافظ ہی جان سے۔ —— ادا

ٹھری - دہن زیلہ کلیان - تال کہروا

طرز ،، صدقے ہون لیکے بلائین ہم -،،

سہیلیان

ہوجائین ہم تجہہ واری ،، — تو ہے ملکہ ہماری۔ — ہوجائین
تیغ کی صورت ہین تری ابرو — مژگان ہین جیسے کٹاری۔ — تو ہے
لال ہین لب اور گال گلابی — دانتون مین ہی آبداری۔ — تو ہے
ہے یہ دعا تا حشر تجہے رب — رکہے سلامت پیاری۔ — تو ہے

(وزیر اعظم کا پریشان حال آنا۔)

غزل - دہن سارنگ - تال دادرا

طرز - ،، باپ کا بہر خدا پوچھو مرے نام نہین۔ -،،

وزیر اعظم

ہاے افسوس کہین کیا بڑی ناچاری ہے — بڑہ گئی حد سے فزون شاہ کی بیماری ہے
حالت نزع مین ہے والی ہمارا افسوس — جانب ملک عدم کوچ کی تیاری ہے
جلد چلئے کہ بلایا ہے وصیت کے لئے — باقی ابتک تو ذرا شاہ مین ہشیاری ہے
بحر ہستی مین حباب آسا فنا ہے سب کو — ذات خالق کے سوا سب کی یہان خواری ہے

نوحہ مستزاد - دہن بہیرویں - تال دادرا

شہنشاہی بہت کی مین نے اس دُنیای فانی مین
گر افسوس پیغام اجل اب مجکو آیا ہے

نہین فرزند کا مطلق غم رہوگا زندہ مین کب تک
جوانی چل بسی اب سن ضعیفی نے دکھایا ہے

مگر سونپون کسے شاہی نہین رکھتا پسر کوئی
دلِ محزون پر ابر غم دم آخر یہ چھایا ہے

عطا کی ہے مجھے خالق نے بس اک صالحہ دختر
پر اُس سے ہوگی کب شاہی یہ اندیشہ سمایا ہے

ابیات ۔ تحت اللفظ

منظر شاہ

افسوس ہی کہ جھاڑ ہو اور اُسپہ ہو نہ پھل
ایسا درخت اُگتے ہی بہتر ہے جائے جل

افسوس ہی کہ جھاڑ ہو اور اُسپہ ہو نہ پھول
ایسا شجر ہو سبز بھی تو اُسپہ خاک دھول

افسوس ہے کہ دولت و حشمت ہے بیشمار
پر مجکو رنج لاولدی سے نہین قرار

یارب یہ مجھ ضعیف کی جان پر ہے کیا ستم
فرزند کے نہونے سے گھٹتا ہی میرا دم

(منظر شاہ کا فرطِ غم سے بیہوش ہو جانا جہاڑ مین سے دو پریون کا نمودار ہو کر خواب دکھانا۔)

ٹھمری ۔ دھن کافی ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ " سورا سیان کر سے جتر ائی رے "

پریان

شاہنشاہا اتنا تو اب رنج نہ اُٹھاوے
غم کھاوے دکھ پاوے ناحق کیون جیکو جلاوے

پاے گا لاریب اپنی مراد تو
وارث تخت و تاج کا گھر تیرے بیشک آوے

پاوے وہی تری شاہی وہ دختر
نقش سلیمانی جو کوئی لا دے

(پریون کا غائب ہو جانا منظر شاہ کا ہوش مین آنا۔)

بیت ۔ تحت اللفظ

منظر شاہ

الٰہی یہ کیا مین نے دیکھا ہے خواب
ارے دوڑو اے اہلکارو شتاب

(وزرا و امرا و نگاہبہ کوتوال دوڑتے آنا۔)

غزل - دُھن کلیان - تال دادرا

طرز - "ساقیا جام مین دے بادۂ احمر ہی مجھے -"

وزیر اعظم

فکر و اندیشہ ہے کیا اے شہِ ذیشان کہئے
کرنا منظور ہو جو بندون کو فرمان کہئے

مضطرب آپ ہین کس واسطے فرمائیے تو
کون سے غم نے کیا آپ کو حیران کہئے

کس لئے بند ہین آنکھین نہین کچھ تیہ جواب
حال کیون آپ کا اتنا ہے پریشان کہئے

(مظفر شاہ کا وزیرون کو وصیت کرنا)

غزل - دھن زلہ کافی - تال ندارد

طرز - "ترا سے عشق راست ولا دلی مجھسے مری لیلیٰ -"

مظفر شاہ

کہین کیا اے عزیزو تم سے اب رخصت ہماری ہے
کہ پورے ہو چکے دن زیست کے مرنے کی باری ہے

مگر یہ یاد رکھو لا وے جو نقش سلیمانی
مرا تخت اُسکو دنیا سلطنت اُسکی ہی ساری ہے

اُسی سے کرنا مہر انگیز میری بیٹی کی شادی
مرے تو نسل کے گلزار مین گلِ وہ پیاری ہے

(مہر انگیز کا مظفر شاہ کے پاس آنا -)

خدا دے صبر میرے بعد تجکو اے مری بیٹی
ترے والد کی تو اسپِ اجل پر اب سواری ہے

(مظفر شاہ کا بیجو دہو جانا - مہر انگیز کا وادیلا مچانا)

ٹھمری - دُھن دیس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "ہائے انکھیان میرا انار -"

مہر انگیز

ڈالا پدر مجھے مار

آنکھین کر لین بند جو تمنے
اُجڑا ہے یہ دیار - ڈالا

نیند نہین تو آئی ہے بھاری
مین کرتی ہون گریہ وزاری

کھولو تو آنکھین تم ہر واری
دیکھو ادھر اک بار - ڈالا

لاوارث رہاؤنگی مین تو — ملکِ عدم کو سدھارے تم جو،
مطلب سے کیا مہر جبین کا مجھکو — تم جو نہو سردار۔ — ڈالا
میرے پدر یہ نیند ہے کیسی — منہ سے نہین جو بولتے کچھ بھی
سوجی آنکھین رونے سے میری — ہو تو ذرا ہشیار۔ — ڈالا

(مظفر شاہ کا مرنا مہرانگیز کا غم کرنا۔)

نوحہ - دہن بھیروین - تال دادرا

طرز - "کیون چھوڑ کے تنہا مجھے دنیا سے سدھارے۔"

مہرانگیز

صد حیف یہ غم کیا مجھے خالق نے دکھایا — ہے ہے مرے بابا
مان پہلے مری بچپنے ہی اب مجکو چھڑایا — ہے ہے مرے بابا۔ — صد حیف
بخشا بنا نہ خالق نے مجھے کوئی برادر — اور مرگئی مادر۔
سر پر تھا مرے آپکا ہی اب رہا سایا — ہے ہے مرے بابا۔ — صد حیف
بدبخت ہون ایسی کہ کوئی بھائی نہ پایا — ماں باپ کو کھایا۔
کیون وقتِ ولادت نہ گلا مان نے دبایا — ہے ہے میرے بابا۔ — صد حیف

پہلا ایکٹ - تیسرا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شاہی منادی کا ڈھنڈورا پھراتے آنا اور عامۂ
خلایق کا جمع ہو جانا۔)

مثنوی - دھن زلہ - تال چاچر

طرز- "ارے لال دیوا اس طرز نہ ملبد آ-"

منادی

ڈھنڈھورا سنو گوشِ دل سے ذرا — یہاں کا تھا جو شاہ وہ مر گیا
مگر یہ وصیت ہے اُس شاہ کی — جو نقشِ سلیمانی لاوے کوئی
ہرا تاج اور تخت دینا اُسے — وہی میری دختر سے شادی کرے
جو نقشِ سلیمانی لے آئے گا — یہ تختِ شہنشاہی وہ پائے گا
یہی ہے ڈھنڈھورا یہی اشتہار — وصیت جو تھی شاہ کی دی پکار

(سب کا جانا قباد کا شاکئ فلک آنا-)

غزلیات - دھن بہاگ - تال دادرا

طرز- "افسوس کس سے شکوہ کروں ہجر رنج و غم-"

قباد

مین کب تک اے فلک سہوں تیرے ستم بھلا — کیسے رہوں فقیری مین ثابت قدم بھلا
مین تھا امیرزادہ پر اب ہوگیا فقیر — اس غم سے لب پر آئے نہ کیوں میرا دم بھلا
محتاج ایک نان کا تو نے کیا مجھے — کیونکر یہ دور ہو مرے دل سے الم بھلا
جب زر تھا میرے پاس تو لاکھوں تھے غمگسار — اس مفلسی مین اب ہو مرا کس کو غم بھلا
نوکر ہے ایک حبشی سو وہ بھی یہ کہتا ہے — کیوں نوکری کروں مین تری بے درم بھلا

(قباد کا سرِراہ بیٹھکر اپنے حالِ زار پر آنسو بہانا
شداد کا نقشِ سلیمانی کی جستجو مین آنا-)

شداد

کیوں نوکری قباد کی چھوڑین نہ ہم بھلا — کاہے کو اُسکے ساتھ سہین اب الم بھلا
محتاج پیسے پیسے کو وہ خود ہے آجکل — دیگا ہمین کہاں سے طلب مین درم بھلا
ہم لائین اب جو نقشِ سلیمانی ڈھونڈھکر — پھر کیا ملیگا ہمکو نہ تاج و حشم بھلا

(قباد کو نہ پہچانکر فقیر جانکر۔)

روتا ہے اسے فقیر تو کیون بیٹھا راہ پر کیا ٹکڑے آج بھیک مین پائے ہین کم بھلا

دو غزلہ - دھن بھاگ - تال دادرا

طرز۔ "صد حیف ان دنون مین بہت پُر ملال ہون۔"

قباد

صد حیف مین قباد بہت پُر ملال ہون نادانی سے لٹائے ہوئے گنج و مال ہون

شداد

باشندہ گو حبش کا ہون پر خوش جمال ہون شداد میرا نام ہے فرخندہ فال ہون

قباد

قانع ہون بُردبار ہون احقر ہون دلفگار مجموع قاف بائے الف اور دال ہون

شداد

شیطان و دیو داہرسن و دیبی رام ہین مجموع شین اول الف اور دال ہون

قباد

گردش سے آسمان کی ہوا ہے یہ میرا حال تھا بدر مین کبھی مگر اب تو ہلال ہون

شداد

مریخ ہون عتاب مین گرمی مین آفتاب رنگت مین مین اگرچہ زحل کی مثال ہون

قباد

باغ جہان مین پھول کی مانند تھا کبھی گو آج مثل سبزے کے مین پائمال ہون

شداد

لالہ کی طرح سرخ رہا رخ مرا مدام۔ گو آج مثل داغ ہون یا کالی ڈھال ہون

قباد

بدقسمتی نے میری دکھایا مجھے یہ دن جو طعنے سنتا مین ترے بے قیل و قال ہون

قسمت بری تمہاری ہے پر مین ہون خوش نصیب — تم ہو گہر پہ اور مین لالون کا لال ہون

قباد

نوکر تو میرا ہو کے یہ کیا مجھسے کہتا ہے — آقا ہون تیرا گو کہ پراگندہ حال ہون

ٹھمری - دہن زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

(از - "کنگوان موسا کرت نکس گھر سے ...")

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب مت جانو تم

قباد - ہوا بیوفا تو کیا ،   اے صاحب

شداد - مجکو تو چاہئے پیسا ۔

قباد - پیسا کہان سے لاؤن اب

شداد - تو مین یہان سے جاؤن اب - مجکو آپ دیجے رضا

قباد - نہین ہاتھ مین اب کوڑی ،

شداد - بازار کو کیون دوڑی ،

قباد - مت چھوڑو میری خدمتگاری کہنا مانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب مت جانو تم

قباد - ترا مین ہون قدیمی آقا ،

شداد - مین کر سکتا نہین فاقا ۔   اے صاحب

قباد - مجکو ملی نہین کب روٹی ،

شداد - کہانا اُسے کیا بن ہوئی ، - کپڑے بہی ہین تن کے پھٹے ،

قباد - کیا کپڑے نہین کل پائے ،

شداد - ہان پائے مگر نہ وہ بہائے ۔

قباد - جو جتنی چادر اُتنا ہی پاؤون کو تانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب مت جانو تم

قباد - ترا ہو گا کہان کو جانا ،

اسے صاحب

شداد - ملے جہان پیٹ بھر کہانا۔

قباد - ہم ہین غریب بیچارے اب،

شداد - ہوئے نصیب تمہارے اب،

قباد - کہو ہاین سنے سب مال وزر، - کب جاگیگا بخت اپنا،

شداد - اب ہو گیا وہ تو سپنا،

قباد - پھر ممکن ہے سب فضل حق سے جی مین ٹہانو تم۔

شداد - اسے صاحب نوکر اپنا حکم اسے مت جانو تم

دوغزلہ - دہن کلیان بھوپالی تتال قوالی

طرز - ،، کرون مین ہمدمو کیا حال دل تمسے بیان اپنا - ،،

قباد

الٰہی کیا کرون کس سے کہون راز پنہان اپنا — نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ کوئی مہربان اپنا

شداد

الٰہی اب یہ لیجاؤن شکم دوزخ کہان اپنا — نہین سردار کوئی بھی جہان مین قدردان اپنا

قباد

لٹادی آہ نادانی سے مین نے اپنی سب دولت — جوانی مین نہ سوجھا کچھ ذرا سود و زیان اپنا

شداد

اُڑادی تمنے میخواری و عیاشی مین سب دولت — لگا بیٹھے جوئے کے داؤن پر حضرت مکان اپنا

قباد

خدایا شان تیری جسکو پالا تہا لڑکپن سے — وہی بے پیر اب ہے ناصح و پیر مغان اپنا

شداد

ہے جو دانا یا نادان کہلادے پیٹ بھر کہانا — وہی سردار اپنا ہے وہی ہے حکمران اپنا

پد - دہن بہیرج کا لنگڑا - تال چاچر

طرز - ،، یہ غضب کیا ہوا یا الٰہی - ،،

قباد

تنگ مجبور ہوا کیا زمانہ — غیر و بیگانہ ہے ہر یگانہ
مین کھلاتا تھا لاکھون کو کھانا — اب میسر نہین مجھکو دانہ۔ تنگ
کس کو مین شکل اپنی دکھاؤن — جی مین ہے بستی اب چھوڑ جاؤن
جا کے کوئی بیابان بساؤن — تیرا ہی جا ہے وان تو بھی جانا۔ تنگ

(قباد کا جانے کے لئے قدم اوٹھانا
شداد کا دامن پکڑ کر سنانا)

لاونی - دہن زلہ پر مینن - تال قوالی

طرز۔ "کیا پنجہ باز مقدر نے مجھے مارا۔"

شداد

یہ ڈھنڈورا شہ کے وزیر نے پھروایا ہو
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا
ہے کر کے وصیت سب کو مُوا وہ دانا — تم نقش سلیمان قبضے مین جس کے پانا
اُسکو ہے پہنانا تاج مرا شاہانہ — شوہر مری دختر کا بھی اُسی کو بنانا
ہو جاؤ نگاشہ وہ نقش جو مین نے پایا
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا

ٹھمری - دہن زلہ تال چاچر

طرز۔ "جان آ جان جان اے جان جان۔"

قباد

بوُل تو اے گدا بوُل تو اے گدا — ملسکتی ہے تجکو شاہی بھلا۔ بوُل تو
نقش سلیمان پاوے تو ہو شاہ — پر ہاتھ وہ کسطرح آئیگا۔ ملسکتی
جنگل بیابان مین جا کے ابتو — کر بادشاہی تو اے بیوفا۔ ملسکتی (ایکزٹ)

انگریزی وزن - دہن کلیان بھوپالی - تال قوالی

طرز۔ "لٹ پٹ سے ہین جنگ مین جاتا ہے تو بہادر گنگن خان۔"

شداد

کرتا ہون اب نقش سلیمانی کے لانے کا سامان،
جس سے پاکر ملک و خزانہ ہو جاؤن یان کا سلطان — کرتا ہون
پورب پچھم اُتر دکھن بابیب بنیرت اگنی الیسان،
چارون جانب گوشے ڈہونڈون نقش وہ بادل وجان — کرتا ہون
کابل جاؤن جو کوئی پوچھے کہون مین اُس سے خویاران،
ایران دیدہ توران دیدہ می ہیم افغانستان۔ — کرتا ہون
عرب مین جاؤن حال سناؤن کہون مین "یا اہل الایمان"،
انا بالیسر اُسن اہل النقی شلث فی الجنت غلمان۔ — کرتا ہون
انگریزی مین بات کرون مین جب دم پہونچون انگلستان
مائی پیارا در گیوتی سیر نکس سلیمان آئے گو ہن۔ — کرتا ہون
پورب والے مجکو باتمنا دیکھہ کہین آؤ جمبان،
تہر سے کارن کیتی رسوئی جیو وآن کرواشان۔ — کرتا ہون
ارمن جرمن انگلینڈ روس چین فرنچ اٹلی ترکستان
کلکتہ مدراس بمبئی دیکھون سارا ہندوستان۔ — کرتا ہون
جاؤن جہاڑی باڑی کہاڑی پی کر تاڑی ہندوستان
ارض و سما سب توڑون پھوڑون جوڑون نہ مین پر نقش کا دہیان۔ — کرتا ہون
دیو کو ڈھونڈون جن کو ٹہکون پریون سے سب ہونگون سکان
ڈہونڈ و ہان بہی پاؤن تو ہون سان ہین جا ہین شیطان۔ — کرتا ہون
بہوت بلا سے مین نہین ڈرتا مست کا بندہ ہے انسان
یا تو لاؤن نقش سلیمان یا میت جاؤن قبرستان۔ — کرتا ہون

(ایکزٹ)

پہلا ایکٹ ۔ چوتھا سین

جنگل ۔ پردہ نمبر (۵)

(چند جوگیون کا یادِ خدا کرتے ہوئے نظر آنا قباد کا بعد سے اُنکو بغور ملاحظہ فرمانا۔)

پد ۔ دہن زلہ —— تال قوالی

طرز۔ "نام تمہارا کیا ہے صاحب اور کہان سے آئی ہو۔"

سب جوگی

ہر سے دھیان لگاؤ رے سائین ہر سے دھیان لگاؤ رے ۔ ہر سے

لکڑی سے تم ہاڑ جلاؤ بال جلاؤ جیسے گھاس ،

یاد کی داتا کرکے ہون تم ہریم اگن سلگاؤ رے ۔ ہر سے

آیا جو دم تو آدم ہے اور آیا نہ دم تو بیدم ہے ،

رکھو دم پر تم نہ بھروسا اپنے بچن کو نبھاؤ رے ۔ ہر سے

ابیات ۔ تحت اللفظ

قباد

دنیا سے اتو ہو گیا مین تنگ بے شمار
بستی مین چین اور نہ جنگل مین ہے قرار

جی چاہتا ہے جوگی مین ہو جاؤن اب ضرور
جھگڑون سے تا زمانے کے ان لوگون سا ہون دور

ہین یادِ حق مین ایسے یہ مشغول سب کے سب
گویا کہ کل جہان کو گئے بھول سب کے سب

لیتا ہون مین بھی نام برا تو خدا کے جوگ
کہتا ہون اس بہانے سے دونون جہان کے سوگ

(قباد کا جوگیون کے قریب آنا اور جوگ لینے کی آنند جتلانا)

پد - دہن برہنس - تال چاچر

طرز - "رام تورے نام کی دھنی رماے -"

قباد

گرو مین نے دنیا سے دل کو اُٹھایا جوگ لینے یہان سائین آیا - گرو
مان باپ بہائی رکھتا نہین ہین اُنکا ہون غم کا ستایا -
دنیا کو دیکھا تو دل مین سمجھا کھوٹی ہے یہ ساری مایا - گرو

ابیات - تحت اللفظ

گرو جی

اے پسر تو جوگ کا دل مین نہ ہرگز دہیان رکھ اِس خیالِ خام سے باز آ کے اپنی جان رکھ
جوگ لیکر دکھ بہت اے پیارے لڑکے پائیگا جو ہوا بے صبر اسمین تو غضب آجائیگا

لاونی - دُہن کالنگڑا - تال قوالی

طرز - "یا خدا بھلا کرے تیرا -"

جب تنگ مین جی سے آیا تب دل کو جہان سے اُٹھایا
دُکھ درد نے ہے مجھے گھیرا نہین موت کا ہوتا پھیرا
جب مجکو نہ جینا بھایا تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مین امیر کا ہون فرزند زر و دولت سے تھا خُرسند
سب دوستون مین وہ اُڑایا تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مجھے جوگی گرو جی کر دو باز رہے ہے دامن بھردو
جب سخت فلک نے ستایا تب دل کو جہان سے اُٹھایا

پد - دُہن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز - "آپ کا ہے سدا ہمہیہ سایا ہے"

گرو جی

کیون ہے تو اتنا اے پیارے مضطر پائیگا فضلِ حق سے بہت زر

نیکی سے چاہئے تجکو حشمت　　یا بدی کر کے لینی ہے دولت
راضی جسپر ہو وہ تو ہمیان کر　　پائیگا فضلِ حق سے سبت زر

قباد

کیسے ملتی ہے نیکی سے حشمت　　اور بدی سے ملے کیسے دولت

قباد　　گروجی

پہلے یہ بھید ظاہر ہو مجھپر　　پائیگا فضل حق سے بہت زر

پد - دہن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - "گرو سائنجا سیوا ارام دو جاکوئی نہین رے -"

گروجی

ہوتا نیکی سے تو راضی بیشک رحمان ہے　　پہلے بہت پر وہ آزماوے - ہوتا
اوّل نیکون پر آتی ہے آفت،　　صابر ہو جو وہی نیک انسان ہے پہلے
اور بدی سے ملے جلد دولت　　پر وہ ہوتا پیچھے دوزخی شیطان ہے - پہلے

ابیات - تحت اللفظ

قباد

راہ نیکی پر فدا ہون بس وُہی دکھلائیے　　گنج بعد از رنج کیسے ملتا ہے فرمائیے
صبر مین کرتا ہو نگا آفتون مین اسے گرد　　دو جہان مین ہوتا ہے نیکی سے انسان سُرخرو

پد - دہن سندہڑا - تال قوالی

طرز - "دیا کرے بھگوان کہ تجھپر دیا کرے بھگوان -"

گروجی

مہر کرے رحمان کہ تجھپر مہر کرے رحمان -

نیکی کا افسون دیتا ہون تجھہ کو　　پڑہ تو اسے ہر آن ــــ کہ جھپر

(مکہ امذ و ـ)

نیکی سے خالق ہوگا بہت خوش　　دیگا تو ذی شان ــــ کہ تجھپر

اور بدی کا بھی سے تو یہ افسون — کر جو گے آسان . —— کہ تجھپر

(دوسرا کا غذ دینا)

دیبی بکلیا ہوگی خوش اس سے — جگا سکیگا سسان . —— کہ تجھپر

(قباد کا جانا جوگیون کا حمد خدا گانا)

قصیدہ - دہن بلاول - تال قوالی

طرز - ،، کیا سج دہج سے آئی نویلی دیکہو وہ البیلی بنی ––،،

سب جوگی

حمد و ثنا مین تیری خدایا سب کی زبان بس قاصر ہے — باہری حقیقت سے کوئی بندہ ہو کہین سکتا ماہر ہے

ذاتِ مقدس ہے تری واحد کوئی نہین ثانی تیرا — شک ہو جسے توحید مین تیری وہ تو یقیناً کافر ہے

دیکہہ نہین سکتا تجھے کوئی دیکھتا ہے پر تو سب کو — دونون جہان مین تو تو ہر اک جا ہر گھڑی حاضر ناظر ہے

دیتا ہے جسکو چاہے تو عزت اور جسے چاہے ذلت — نیکی بدی سب ہاتھ ہے تیرے کس پہ نہین تو قادر ہے

شاہ کو کردے چاہے گدا تو چاہے گدا کو دے شاہی — مُردے کو چاہے زندہ کرے تو قدرت سے تری کیا باہر ہے

ہندو مسلمان گبر نصاریٰ پوجتے ہین سب تجکو ہی — سجدہ کرین گو آگے کسی کے پردہ تری ہی خاطر ہے

حمد خدا مین لکھا قصیدہ خوب یہ تو نے اے حافظ — علمی لیاقت گو نہین تجھہ مین پھر بھی تو اچھا شاعر ہے

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(اندر)

پد - دہن برہنس - تال چاچر

طرز — ” اداشکر ہو تیرا کیونکر خدایا —“

قباد

خدایا کرون کیا مین تری بڑائی . راہ نیکی سے مجکو بتائی . — خدایا
قدرت کا تیری عجائب تماشا دیتا ہے یہ سب دکہائی ،
تیرے ہی جلوے کی دوجہان مین ساری ہے یہ روشنائی . — خدایا
حور و ملائک جن و بشر پر تیری ہے فرمان روائی خدایا -
رزّاق و مولا ہے تو سب کا برحق زیبا ہے تجکو خدائی . — خدایا -
چاہے جسے بادشاہی تو بخشے چاہے جسے دے گدائی ،
ذلت کسی کو دی تو نے صاحب عزت کسی کی بڑہائی ،
ہے حکم تیرا ہر شے پہ جاری کرتے ہین سب جبہ سائی .
سب کچھ ہے خالق سزاوار تجکو بُرائی کرے یا بہلائی . — خدایا
ہیوان نفس بد کا یارب ستایا کی عمر نے کچ ادائی ،
ادرجِ حقیقت پہ خاک نشین کی ہرگز نہوگی رسائی . — خدایا

(اکیزٹ)

پہلا ایکٹ - چہٹا سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مالیون کا آپس مین باتین کرتے نظر آنا)

سارسہ - تحت اللفظ

پہلا مالی

آتا ہے باغ مین تو کوئی چور بد گہر | لیجاتا ہے وہ روز چرا میوے بیخطر
سوچو تو کوئی اُسکی گرفتاری کا ہنر | آجائے ہاتہ کیسے ہی وہ وزرِ نامور

(دوسرے مالی کا شداد کو آتا ہوا دیکھکر بتانا۔)

دوسرا مالی

آتا ہے سامنے سے کوئی بیخطر چلا
شائد وُہی ہو چور یہ دیکھو تو تم بہلا

بیت - تحت اللفظ

تیسرا مالی

چھپ جاؤ سب تو گوشے مین اے یار زود تر | دیکھو تو آکے کرتا ہے یان کیسا یہ بد گہر

(مالیون کا گوشے مین چھپ جانا شداد کا آنا۔)

غزل - دہن کلیان - دادرا

طرز۔ "اندازمین کے عشق سے طشت آسمان مین۔"

شداد

لانا ضرور ہے مجھے وہ نقش خوب تر | پہرتا ہون جسکے واسطے حیران دربدر
آئے گا ہاتہ نقش سلیمانی کس جگہ | دیتا نہین ہے کوئی بہی اُسکی مجھے خبر
مین جستجو مین اُسکی نہ کوتاہی اب کرون | زحمت ہزار کہینچون مگر لاؤن ڈہونڈہ کر
کیا خوش نما یہ آیا نظر باغ دلکشا | ہین جابجا لگے ہوئے کیا خوش ادا ثمر
اِک میوہ کہاؤن توڑ کے اس باغ سے میں اب | تا ہوسہا اِ کچہ تو مٹے ہو کہ کا حزر

(شداد کا ایک پہل توڑنا مالیون کا اُسکو پکڑ کر سر پہوڑنا۔)

انگریزی وزن - دہن جہنجوٹی - تال دادرا

طرز۔ "زرجائے ہائے دل۔"

سب مالی - چلو آؤ آؤ ٹھونکو سب   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا مالی - بہت دنون سے آملا ہے

دوسرا مالی - میوے چرا کر کھاتا ہے

تیسرا مالی - ہمکو بھی توستاتا ہے   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی - ہان پیٹو پیٹو خوب اسکو   اب جیتا ہرگز مت چھوڑو

پہلا مالی - گھونسے تمانچے لگی لات

دوسرا مالی - اسکے سوا اب کرو نہ بات

تیسرا مالی - پائے سزا اب یہ بدذات   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شداد - ارے ظالمو کیا یہ کیا مین نے   کھو کیا ہے تمہارا لیا مین نے

پہلا مالی - چپ چپ موذی مت کر بات

دوسرا مالی - دیکھتے ہو کیا مارو لات

تیسرا مالی - مرجائے تا یہ بدذات   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی - زندہ نہین تمکو چھوڑینگے   ہڈی پسلی سب توڑینگے

پہلا مالی - ہاتھ پانون کو مروڑینگے

دوسرا مالی - سرکو تیرے پھوڑینگے

تیسرا مالی - لاکھون ستم کر چھوڑینگے   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شداد - بس بس اب یارو جانے دو   آرام ذرا تو پانے دو

پہلا مالی - چھوڑو مت اسکو زنہار

دوسرا مالی - مارو لاتین پھر دو چار

تیسرا مالی - جوتون کی دو پھر بھی مار   یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا ایکٹ - ساتوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(قباد کا ایک گونگی حبش کو ساتھ لیکر آنا)

نثر تقفیٰ

قباد - معلوم ہوا تو گونگی ہے تجہپر کسی نے نہ استم کیا تھا، کہ تنہا جنگل مین چھوڑ دیا تھا، اگر مین وہان نہ آتا، تو مارے بہوک پیاس کے تیرا کام تمام ہو جاتا، (شداد کو دور سے آتا ہوا دیکھکر مست دست رودہ سیرا لو کر شداد آتا ہے اس سے تیری شادی کر دونگا خوش ہو،

(گونگی کا خوش ہو جانا شداد کا روتا ہوا آنا)

پد - دہن کہماچ - تال دادرا

طرز - " بہاگو جلد بہاگو رے بہاگو جی میدان مین - "

شداد

مار کیسی کہائی مین نے ہو گیا ہون نیم دم
اے قباد چہوڑ مجکو مین اٹہاتا ہون یہ غم

قباد

اے غلام کیسا تیرا ہو گیا ہے حال یہ
کسنے مارے جوتیون کے سر کیا ہے لال یہ

(شداد کا گونگی کو ترچھی نظر سے دیکھہ دیکھ خوش ہونا)

شادی تیری اس سے ہوگی دیکہتا ہی تو جسے
لایا اسکو ایک دشت سے ہون تیرے واسطے

شداد

شادی اپنی کرکے لاؤن مین کہان سے کہانیکو
مین تو آجکل ہون تنگ ایک ایک دانے کو

قباد

اے غلام شاد ہو تو رنج و غم نکر بہت
اب خدا کے فضل سے ملیگا ہمکو زر بہت

نیکی و بدی کے دو دیہ انسون مین عجیب تر
پاتا انکے ورد سے بشر ہے بیشمار زر

ٹہمری - دہن کلیان - تال قوالی

طرز۔ ,, یا لنگر واچیز سکھ وا۔ ۔ ,,

شداد

کیجیے عنایت مجکو بہی افسون وہ مین سے اک اے پیارے اب۔   سب کیجیے
تاکہ یہ نوکر ہووے تونگر کوئی نہ غم اسے مارے اب۔
عیش و خوشی مین غلام تیرا عمر ہمیشہ گذارے اب،   سب کیجیے

قباد

نیکی کا خواہان یا کہ بدی پر ہوتا ہے تو آمادہ اب،
مین تو ہمیشہ نیکی ہی کا بس نوش کرون گا بادہ اب۔   سب کیجیے

شداد

نیکی بدی سے مجکو غرض کیا جلد تو نکر کیجیے اب
جس سے کہ دولت جلد ملے وہی مجکو تو منتر دیجیے اب۔   سب کیجیے

ابیات ۔ تحت اللفظ

قباد

جلد دولت چاہے تو افسون بدی کا کر قبول   اور جو چاہا بہر ہو تو نیکی سے ہو گا نہ حصول

شداد

کیا غرض نیکی سے جب ہو وہ بوقت سود مند   ہے بدی مجکو تو اے آقا بجان و دل پسند

قباد (افسون دیکر)

جب تو اے افسون بدی کا پڑھا سے تو صبح و شام   ہو نگے تابع تیرے سب جن و شیاطین اے غلام

(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ ۔ آٹھوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مہر انگیز کو فکر شوہر مین کرتے ہر پریشی نظر آنا)

غزل - دُھن جھنجوٹی - تال پشتو

طرز - " ہے بد ہوس سے بدہوس اللہ بس باقی ہوس - "

مہر انگیز

گل ہے شگفتہ باغ مین لیکن کہان ہے قدر دان
بلبل کہ اس گلشن مین ہونے باغبان ہو قدر دان

چمکا ہے گوہر حسن کا پر جوہری کوئی نہین
عالم مین زینت اُسکی کیا مِسکا نہان ہے قدر دان

جوبن تو آیا جوش پر والد مرے یہ حکم کر
نقش سلیمان لائیے جو وہ بیگمان ہے قدر دان

بھڑکی ہے آتش عشق کی لیکن بجھا دے کون اسے
یارب تو جلدی بھیجدے میرا جہان ہے قدر دان

(مہر انگیز کا سو جانا پردۂ خواب کا نیچے آنا وہ گلدستے
پہنکر دو پریون کا نکل آنا اور مہر انگیز کو خواب دکھانا)

غزل - دُھن ستہانہ - تال چاچر

طرز - " دہن بہمین اُنکے گمان کیسے کیسے - "

پریان

بس اب دور کر دل سے تو رنج و کلفت
اری شاد ہو کھل گئی تیری قسمت

ترا قدر دان اک جوان حسین ہے
دکھاتے ہین ہم خواب مین اُسکی صورت

(باغ کا پردہ اُٹھ جانا اور جنگل مین قباد کا یاد خدا
کرتے نظر آنا -)

جنگل - پردہ نمبر (۵)

نصیب اِسکو نقش سلیمانی ہوگا
اِسی کے مقدر مین ہے بادشاہت

قباد اسکو کہتے ہین اسے مہر بیاری
یہ کرتا ہے جنگل مین حق کی عبادت
اراکین شاہی کو بلوا کے فوراً
بیان اُنسے کر تو یہ ساری حقیقت
(پریون کا غائب ہو جانا مہر انگیز کا بیدار ہو کر گھبرانا)

باغ شاہی - پردہ نمبر (۲)

ہولی - دُہن کافی - تال چاچر

طرز - ما ہو حفاظت ہماری ہی نوکری ہے تمہاری - ما

مہر انگیز - جان میری بچاؤ - مجھے دلربا کو دکھاؤ - ——— جان
دیکھا ہے اس وقت اک خواب مین نے
کہاں اے وزیرو ہو آؤ

(وزیروں کا دوڑتے آنا)

وزرا - حاضر ہین خدمت مین ہم شاہزادی
جو حکم ہو وہ سناؤ نہ اب دیر ہرگز لگاؤ - ——— جان

غزل - دہن بروا - تال پشتو

طرز - بام پر بیٹھا جہیر گشت تہا شب مہتاب مین - ما

مہر انگیز

خواب مین پایا ہے مین نے آج اپنے یار کو
ابر مین دیکھا ہے گویا ماہ پر انوار کو
پھر کرے بلبل نہ ہرگز دید گل کی آرزو
وہ اگر دکھلا دے اپنے پھول سے رخسار کو
روز و شب صحرا مین کرتا ہے وہ حق کی بندگی
کہتے ہین شہری قباد اُس غیرت گلزار کو
ڈہونڈہکر جنگل سے اب لے آؤ اُسکو زود تر
مجھسے بہر حق ملا دو اُس مرے دلدار کو
پاس ہے نقش سلیمانی بہی اُسکے صاحبو
وارث تخت و نگین کر دو اُسی سردار کو

ہولی - دُہن کافی - تال چاچر

طرز۔ ،، سہاگن کے دن چار۔ ،،

سب وزیر

لاتے ہین ہم تیرا یار ۔ نکھا غم ۔ اسے مہرانگیز پیاری ۔۔ لاتے ہین
نقش سلیمان جو ہے پاس اُسکے ۔ تو ہوگا وہ تاجدار ۔۔ نکھا غم

(وزیرون کا جانا)

پہلا ایکٹ ۔ نوان سین

سندر ۔ پردہ نمبر (۳)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا اور در سندر پر بعاجزی سر جھکانا۔)

غزل ۔ دُہن بھیروین ۔ تال قوالی

طرز ۔ ،، ہائے گئی کیا چھوڑ ہمین تو ہی جو نہین یان اے مادر ۔ ،،

شداد

اے مری ماتا دیبی گنگیا میری مدد پر آ اِس آن ۔ جپتا ہون ہردم نام ترا مین اور سدا ہی ترا دہیان
ہین ترے تابع اسے مری ماتا سارے جہان کی جادو گر ۔ کلوا دمرا لونا چماری سب ہین ترے زیر فرمان
بھیجہ دیا کر اب مری ماتا کھو دے مرے جی سے دکہہ پیر ۔ جادن مین بل بل تجہہ گنگیا کر دے مری پورے ارمان

(گنگیا دیبی کا یکایک زمین سے نکل آنا۔)

ٹھمری ۔ دُہن ہمیر کلیان ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ ،، آنا تہجی ہمسے دیار کہنا ۔ ،،

گنگیا دیبی

ارے حبشی تبا کیا کہتا ہے مری یاد نہین کیون تو رہتا ہے۔ ارے
ذات سے میرے فیض کا دریا سارے جہان مین بہتا ہے۔ ارے
جلد بیان کر حال تو اپنا رنج و الم کیون سہتا ہے۔ ارے

لاونی - دہن کلیان - تال قوالی

طرز۔ "ضائع کرو اک کوڑی نہ ہرگز چاہو جو درجہ تونگر کا۔"

شداد

اے مری ماتا مہر ہو مجہپر تا نہ رہون اب وقت مین،
رنج و الم کر دور مرے سب مین ہون نہایت آفت مین،
یہ تراچیرا ہے کئی دن سے اے مری ماتا مصیبت مین

چہول

نقش سلیمان پاؤن ماتا نقش سلیمان پاؤن،
نقش سلیمان پاؤن تا مین شہ پریان کا ہو جاؤن،
رکہون اُسے بہی خدمت مین
پہر تو عمر بسر ہو میری خوب ہی عیش و عشرت مین اے مری

دو غزلہ - دہن بہوپالی - تال پشتو

طرز۔ "ارے کمبخت تو دیوانہ ہے خبطی ہے وحشی ہے۔"

گنگیا دیبی

ارے احمق نہ دنیا مین کوئی ہوگا ترا ثانی طلب کی چیز نورانی بنا کر شکل شیطانی

شداد حبشی

مری ماتا اُٹہائی ہے محبت مین نے پریشانی منگا دے مہربانی کر کے تو نقش سلیمانی

گنگیا دیبی

ارے او عقل کے دشمن کیا بکتا ہے بیہودہ بلا کرتی ہے ایسی چیز نیکون کو آسانی

شداد

اگر ہون نیک تو تیرا جو بد ہون تو بھی تیرا ہون — منگا دے اب کسی ڈھب سے وہ نقش پاک یزدانی

کمکیا دیبی

جو ہے اُس نقش کا طالب تو کہ اسمال جوگی سے — ملیگا تجھکو گورستان مین وہ ہیر بسیا بانی

غزل - دہن کالنگڑا - تال چاچر

طرز - ”ہنر مجھسے ابھی بیوفائی کرو -“

شداد

مری ماتا کر میرے ادپر دیا — مجھے نقش دے ست بہانا تبا

نہ وہ نقش دیگی سبھے تو اگر — تو بس آ ہی جائیگی میری قضا

سوا تیرے مین کس سے مانگون مراد — کہ ہون جان و دل سے پجاری ترا

شعر خوانی - دہن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - ”حسینون کے ہوش اڑتے ہین اُڑنے کی شان پر -“

کمکیا دیبی

نرسنگھ کی قسم ہے ہنومان کی قسم — اور اپنے پیر حضرت شیطان کی قسم

نیکی کا نقش ہے وہ بدی میرا نام ہے — اُس نقش کے طلب مین تو نیکی کا کام ہر

لاوے جو کوئی سامنے وہ میرے نقش پاک — ہو جاؤن مین تو دیکھتے ہی اسکو جل کے خاک

اسمال جوگی سے وہ لے آ اگر کہونگی مین — غافل تری مدد سے نہ ہرگز رہونگی مین

بر لائیگا مراد وہ تیری اک آن مین — شداد کل ضرور توانا مسان مین

منگل کی شب کو ہوتی ہے اُسکے یہان سبھا — مین جاتی ہون تو اُس سے ہی پائیگا مدعا

(دیبی کا زمین مین سمانا شداد کا جانا -)

پہلا ایکٹ - دسوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مہر انگیز کا انتظار فضا مین بیقرار نظر آنا۔)

غزل - دُھن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز - " نہ جز آئینے کے ثانی ترا کوئی نظر آیا - "

مہر انگیز

نہ گھبرا اے دل مضطر ترا غمخوار آتا ہے — ہوا تو جسکا بلبل وہ گلِ گلزار آتا ہے
بنا ہے چاہ مین جسکی زلیخا سا تو دیوانہ — وہ رشک یوسف کنعان ترا دلدار آتا ہے
نہ آمادہ ہو دم بھر اے مریض عشق مرنے پر — مسیحا تیرا دکھلانے تجھے دیدار آتا ہے
مسیحا تیرا اگر تجھکو جان بخشے تو ہے بہتر — نہین تو کوئی دم مین غم لئے تلوار آتا ہے
شگون نیک ہے بہتر کی جو بائین آنکھ اب میری — دلا ہو شاد بیشک آج ترا یار آتا ہے

(وزیرون کا شہزاد کو بعزت لانا)

لاونی - دھن زلہ - تال قوالی

طرز - " کیسے ری اپنا سنورے دلبر "

سب وزیر

ملا مطابق ترے پتے کے ہمکو یہ انسان
ہے اسکے حق مین کیا فرمان

کرتا جنگل مین تھا عبادت بیٹھا یہ ذیشان — ہین اس مین سارے وہی نشان
نقش سلیمانی تو نہین یہ رکھتا پر اے جان — ہین اس سے ہم سارے حیران
تحت جو سونہین اسے تو سنہ کا ٹوٹیگا پیمان — یہی ہے اس دم ہمکو دھیان
نقش سلیمانی جو لاوے شاہی کا ہو شایان
ہے اسکے حق مین کیا فرمان

مہرانگیز

یہی تہا دیکھا خواب مین بیشک سچ ہے تو انسان
اسی کو تم کر دو سلطان

کرونگی شادی مین تو اسی سے ہون اسپر قربان — یہی ہے مجہ کو ہر دم دہیان
اسکو سونپو تخت پدر کا میرے تم اس آن — یہی ہے میرا اب فرمان
لائیگا اسکو نقش سلیمانی یہی اے ذیشان
اسی کو تم کر دو سلطان ؎

غزل - دُہن کانگڑا - تال چاچر

طرز - "خدا جبکے اوپر تری جان ہے -"

وزیراعظم

گیا کس طرف اس گہڑی دہیان ہے — بجا یہ نہین تیرا فرمان ہے
جو نقش سلیمانی لائے یہان — وہی بس ہمارا تو سلطان ہے
اسے کسطرح سلطنت سونپ دین — نہین رکہتا نقش سلیمان ہے
نہ توڑینگے ہم اُسکو ہرگز کبہی — کیا شہ سے جو عہد و پیمان ہے
یہ نقش سلیمانی سے آئے جب — سزاوار شاہی اُسی آن ہے
مگر اسکو فی الحال تو بہی قبول — یہ گو حسن مین رشک غلمان ہے
پدر کی وصیت بدل یاد رکہ — مناسب یہی اے مری جان ہے

ٹہمری - دُہن بروا - تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - "جان جہان مین یہ سنتی ہون آج تری تیاری ہے -"

مہرانگیز

عذر مرے ارشاد مین کیسا تو نے یہ اے دستور کیا، ——— عذر
اسکو بنا فی الحال تو سلطان، لادے اگر کوئی نقش سلیمان،
رہینے نہ دے ہم دونون کو دہیان، ہمنے یہ ہے منظور کیا، ——— عذر

سب وزیر

شہزادی اصرار نے تیرے ہمکو بہت مجبور کیا۔ ——— شہزادی
خیر اِسے اب کرتے ہین سلطان، تیرا بجا ہم لا ئینگے فرمان،
بہول بجا نا مگر وہ پیمان، تمنے ہو ہے منظور کیا۔ ——— شہزادی

(وزیرون کا جانا)

غزلیات - دہن کا لنگڑا - تال دادرا

طرز "کا ہیز ہے جفا یار کی اب دن کے کرم سے۔"

قباد

فدوی سے بدل تابعِ فرمان تمہارا
پر ٹہیک یہ شہزادی نہین دہیان تمہارا

قسمت مین مری نقش سلیمانی کہان ہے
ملنا مجہے ہیلوی نہیں آسان تمہارا

وہ نقش جو لاوے ہوا سے شاہی مبارک
نکلے گا اسی سے ہے سب ارمان تمہارا

مہر انگیز

اے پیارے ہر اس آن کدہر ہے دہیان تمہارا
حصہ ہے ابھی نقشِ سلیمان تمہارا

واری گئی مایوس ہو فضل خدا سے
ہر کام کریگا وہی آسان تمہارا

ملنے کا نہیں غیر کو وہ نقش تو ہرگز
کر سکتا ہے پہر کیا کوئی نقصان تمہارا

ٹہمری - دہن کہماج - تال پنجابی ٹہیکہ

طرز "پہری تیرا آج کدہر ہے دہیان۔"

قباد

شہزادی تیرا آج کدہر ہے دہیان
ایسی ہو نادان۔ ——— شہزادی

لاوے اگر کوئی نقش سلیمان
ہمکو کرے جدا ان۔ ——— شہزادی

ڈہونڈہ کے لاؤن نقش وہ پہلے
تب مین ہون سلطان۔ شہزادی

مہر انگیز

خدارا چہوڑ دے جانے کا دہیان
ہو نہ جدا اک آن۔ ——— خدارا

نقش سے تجھے گھر بیٹھے ملے گا   سنت ہو حیران۔   خدارا
شداد رہیں ترے وصل سے ہردم   ہے یہ مجھے ارمان۔   خدایا

(مہرانگیز کا قباد کو بالفت گلے لگانا اور اپنے ساتھ لیجانا۔)

پہلا ایکٹ - گیارہواں سین

مکان - پردہ نمبر (۷)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا۔)

مثنوی - دہن پہاڑی جھنجوٹی - تال چاچر

طرز - " لیا تمنے کیا پیارا نام خدا - "

شداد

دیالو مہابیر عالیجناب   ہماری تو امید بر لا شتاب
کھڑا ہے ترا چیرا امید وار   دکھا درشن اپنا اے عالی وقار
اے اسمال جوگی گرو آئیے   مدد اپنے چیرے کی فرمائیے

(اسمال جوگی کا اپنے ڈیرے سے باہر آنا۔)

چوبولے - دہن کیدارا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " راجہ ہون مین قوم کا اندر میرا نام - "

اسمال جوگی

جوگیوں کا ہوں میں گرو جیتوں کا سردار   دنیا کے ہیں پیر سب میرے تابعدار

میرا نام اسماں ہے جوگی ہوں ذیشان — ہے تھے بہت پلید ہیں سب زیر فرمان
رات کو محفل کی مرا لگتا ہے یہ سماں — زندہ ہوتے ہیں یہاں مرے ہوئے انسان
لونا چماری گنگیا دیبی دیو ہوانی آئیں — ناچ کے بھرے روپ وہ بھی میرا میلا میں
(قبر کا یکایک شق ہو جانا اور اُس سے
لونا چماری کا ننگر ناچتی ہوئی آنا۔)

کہروا - دُہن پیلو - تال کہروا

طرز۔ " ساڑھے تین پیسے سیر مچھلی۔ "

لونا چماری

یاد کرتے ہی تیرے مین تو حاضر ہوئی — مین تو حاضر ہوئی مین تو حاضر ہوئی ۔ یاد
یاد مجھے فرمایا تھا جو تو نے اے سردار — حاضر ہے یہ لونا چماری تیری تابعدار ۔ یاد

کہروا - دہن کالنگڑا - تال کہروا

طرز۔ " رے بنگڑ بہان ۔ " (گنگیا دیبی کا یکایک زمین سے نکل آنا)

گنگیا دیبی

نہین گذری گھڑی، نہین گذری گھڑی — چیری تیری ہے آگے کھڑی ۔ نہین
گنگیا دیبی چیری تیری حاضر ہے مہاراج — ہو ہے بلی تیرے لئے مین لائی بکرا آج ۔ نہین
مہاگر واسماں مین تیرے سلسلے بہت غلام — اک پل مین جو چاہے تو کر سکتا ہے وہ کام ۔ نہین
(گونگی کا سب کی نظر بچا کر ایک ہر اکھانا
اور اُسکو قے ہو جانا۔)

نثر مقفیٰ

شداد - اری شیطان زادی یہ کیا کیا (گونگی کا آدھا کھایا ہوا اوہا کھانا) تو نے کیا لیا الاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

(کئی بہو تو نکا یکایک زمین سے نکل آنا اور شداد کو گرا کر دینا)

انگریزی وزن موہن پہاڑی جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ " اب اختر فلک، چمک، چمک چمک۔۔"

سب بھوت

پڑا یہ تو نے کیوں، کیا بڑا ستم — دیا ہمیں الم کرینگے اب نہ ہم کرم۔ — پڑا۔
کہ گرو تو سر ترا ابھی کرین قلم — تجھے تو کچا کھا ہی جائین ہوکے ہم بہم۔ پڑا

ابیات تحت اللفظ

شداد

گرو جی مری بخش دیجے خطا — خبر تھی نہ مجکو مین انجان تھا
مجھے حال پر کیجیے اب کرم — نہین اپنے بندون پہ زیبا ستم

اسمال جوگی

بھلا بخش دی تیری اچھو خطا — مگر قتل ہوگا جو وہ پھر کہا
مرے ساتھ کھا بیٹھکر یہ طعام — کہ گیانے تیرا بتایا ہے کام

(شداد کا ہو سے بلی دیکھکر گبرانا۔)

شداد (خودبخود)

الٰہی یہ ہے کیسا جبر ستم — کہ اب چوہے بلی بھی کھائینگے ہم

اسمال جوگی

یہ کیا سوچتا ہے تو اب کھانا کھا — جو ہے تیرا مطلب وہ بر لاؤنگا

کمکیا دیبی

نہین قدر نعمت جب اسکو حضور — یہ کھانا کھلانا اسے کیا ضرور

اسمال جوگی

ترے جی کی مین آس بر لاؤنگا — تجھے خلعت شاہی دلواؤنگا
بنا ئیگا نقش سلیمان ولیک — تجھے دوسرا نقش دیتا ہون ایک

(نقش دینا۔)

اسے پاس رکھ اپنے تو ہر گھڑی ‏ ‏ کہ کٹ دیگی دہی لگ گیا پڑی
اسے لیکے دربار شاہی میں جا ‏ ‏ اسی کو تو نقش سلیمان بتا
دکھا کر طلسم اسکے ہے تاج و تخت ‏ ‏ بس اب کھل گئے تیرے شہزادہ بخت

پہلا ایکٹ - بارھوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(منادی کا ڈھنڈورا پیٹتے آنا عام خلایق کا جمع ہو جانا)

نغمہ - دُھن برہنس - تال دادرا

طرز - "الہام الف سے ہو اللہ ہے بس ایک ۔۔"

منادی

معلوم کرین سب کہ قباد آج ہوا شاہ ‏ ‏ حامی رہے ہر حال مین سلطان کا اللہ
مسکین و فقیر و چلو دان بٹتی ہے خیرات ‏ ‏ لو چلو کہ خوشحالی سے ہوتا بسر اوقات
ہو جاؤ گے سب شاد تم اے رنج کے مارو ‏ ‏ شاہی تجھے اے شاہ مبارک یہ پکارو

(چلا جانا)

پہلا ایکٹ - تیرھوان سین

محل سعہ بام - پردہ نمبر (۱۱)

(قباد کا مع مہر انگیز بلباس شاہانہ بالائے بام رونق افروز نظر آنا)

غزلیات - دھن کوسیا - تال پشتو

طرز - "اک پریزہ سنہ ہین مارا نظارا مدکر -"

مہر انگیز

شکل پرانی مجھے قربان ہونے دیجئے
دل جسکا ہو رہا ہے اسے جان ہونے دیجئے

سخت وقت اور دشواری سے پایا ہے تمہین
میری مشکل اب ذرا آسان ہونے دیجئے

جو سنے دو مصحفِ رُخ حسن کے صدقے مین تم
اپنے دلمین اب مجھے مہمان ہونے دیجئے

ہجر مین ہم تیرے مر مر کے جئے ہین اے صنم
اب مسیا وصل کا سامان ہونے دیجئے

قباد

میرے دلمین تجکو اے پیاری سمانا چاہیئے
اور آنکھون پر مجھے اپنی بٹھانا چاہیئے

ہے قسم مہتاب کی تو ہی سراپا نورِ مہر
لوحِ دل پر تیرے نقشے کو کھدانا چاہیئے

(دربان کا آنا)

غزل - دھن تلنگ - تال دادرا

طرز - "سنیگا اسے شہ لب القاب -"

دربان

وصل ہاس وقت یہ غلام کی ہے
کثرت اب در پہ خاص و عام کی ہے

عام خیرات لینے آئے ہین
خاص کو آرزو سلام کی ہے

حکم ہو تو مین در کو کھولون شتاب
مرضی کیا شاہِ نیکنام کی ہے

ٹھمری - دھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - "مارے ہمرے ٹو سہے بان مس"

قباد و مہر انگیز

آئے ہر خاص و عام آئے ہر خاص و عام
ہون جمع سب زیر بام - آئے

(دربان کا جانا)

مسکینون کو ہم   خیرات اس دم   دینا لیکے خالق کا نام۔ آئے

(خاص و عام کا آنا)

پد - دہن کھاچ - تال دادرا

طرز - " پھاگو جلد بھاگو سدا سے بھاگو جی - "

قباد و جہرانگیز

آؤ اے عزیزو یہ صدقہ اللہ میں   زر تو کیا ہے جان بھی دینگے ہم خدا کی راہ میں

(ہندی فقیر کا آگے آنا)

ہندی فقیر

رہنے والا ہند کا ہون پہلے تھا بڑا امیر   ٹکس دیتے دیتے ہائے ہو گیا میں اب فقیر

(قباد کا اشرفیون کی تھیلی عطا فرمانا۔)

شکر اے خدا ترا ہوا اب اپنا خوب کام   ہند ہم کٹ شہا کر و گنگا جا کے تیرا نیک نام

(ایرانی مغل کا آگے آنا۔)

ایرانی مغل

خیر اے سلطان بدہ یار اگرمن ہستم غریب   داشتم بود کارش شر صبت آمدہ نقصان قریب

(قباد کا اشرفیون کی تھیلی عطا فرمانا۔)

تا بہ محشر باد قائم رحم یزدان بر تو باد   این قدر خیرات دادی شدہ لمغزسند و شاد

(گجراتی بنئے کا آگے آنا۔)

گجراتی بنیان

جات نون چھون داہیون نے مری گیو جیسے ڈیگرو   مہاری الی ناسی گئی منے رہی گیو چھون ایکہ تو

(قباد کا اشرفیون کی تھیلی عطا فرمانا)

ہئو سالی ہمی کرش مہر ملی جیسے رکم   الیشور تتے رکھے سگھی راکھی مہاری تین شرم

(ہندوستانی بنئے کا آگے آنا۔)

ہندوستانی بنیان

جلت کاہون بنیان ہین گیا ہے میرا بیٹا مر — بہاگی میری جورو بہی بگڑ گیا ہے میرا گہر

(قباد کا اشرفیون کی تہیلی عطا فرمانا۔)

اُتہہ ہائی سے رکم کر دہن کا مدد دوسری — راکہے ایشور آپ کو اے راجہ جی سدا اسکی

(مرہٹے برہمن کا آگے آنا۔)

مرہٹا برہمن

سے گریب برہمن راج دہن تمُہی مالان دیا — لیکر وبا ہے ہو کے ماجے تیخا آشیر باد گیا

(قباد کا اشرفیون کی تہیلی عطا فرمانا۔)

کائے سانگو رام رام انت انت جیو دان — چہتر پتی ساگل تلا سگلے راجا ہندوستہان

پد - دہن برہمن - تال چاچر

طرز۔ "ادا شکر ہو تیرا کیونکر خدایا۔"

قباد و مہر انگیز

کیا ہے کرم تو نے اب خدایا

اک ہم مین بلبل سے دوسرا گل — دونون کو اک جا بٹہایا۔ کیا ہے

ہون کس زبان سے ہم تیرے شاکر — یہ روز تو نے دکہایا

بندے ہین تیرے ہم تہے مولا — رکہہ فضل کا ہمپہ سایا۔ کیا ہے

پہلا ایکٹ - چودہوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا۔)

کہروا - دھن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز۔ " صدقے ہون لیکے بلا مین ہم تری اک فیس ہردم۔۔"

شداد

راجا مین بجاؤن ری تجھے رانی بناؤن۔۔ راجہ
اسمال جوگی کی مین مہو سے تخت یہان کا پاؤن ری۔ تجھے
میری کالی کوآ پری جان پیڑے تجھے مین کہلاؤن ری۔ تجھے
مین مہاراجا تو مہارانی کیون نہ مزے اب اُڑاؤن ری۔۔ تجھے

(ایگزٹ)

پہلا ایکٹ - پندرہوان سین

دربار - پردہ نمبر (۱۰)

(اہل دربار کا منتظر شاہ نظر آنا چوبدار کا داخل ہو کر آمد شاہ سنانا۔)

غزل آمد - دھن زلہ جھنجوٹی تال دادرا

طرز۔ " ہم دیدۂ پرُیار سے گھبرائے جاتے ہین۔"

چوبدار

شاہ قباد آتے ہین تعظیم کیجئے ۔۔۔ مجرے کو سر جھکائے تسلیم کیجئے
دریا دلی و عدل مین بےمثل ہے یہ شاہ ۔۔۔ کیونکر نہ دست بستہ ہو تکریم کیجئے

(قباد کا مع مہر انگیز داخل ہو تخت پر جلوس فرمانا

رامشگرون کا مبارکباد گانا۔)

ٹھمری۔ دھن کافی۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔" مورا سیان کرے چترائی رے۔"

رامشگران

آج تجکو اے شہ یہ ۔۔۔ ہو مبارک تخت و تاج۔۔ آج
اے شہ والا تیری رعایا ۔۔۔ دے سب خوشی سے خراج۔۔ آج
یہ مہر انگیز تجکو مبارک ۔۔۔ جس سے ہوا ازدواج۔۔ آج

(کوتوال کا شہزادہ حبشی اور گونگی کو ساتھ لیکر داخل ہونا)

ابیات۔ تحت اللفظ

کوتوال

اے اہل کار و بات یہ میری کرو خیال ۔۔۔ گو اُس سے ہوگا سب کے دلون پر بہت ملال
مرحوم شہ کی ہو تو وصیت کو مانینگے ۔۔۔ ہو نقش جسکے پاس اُسے شاہ جانینگے
رکھتا ہے تاج و تخت کی یہ حبشی طمع آس ۔۔۔ بتلاتا ہے یہ نقش سلیمانی اپنے پاس

ہولی۔ دھن کافی۔ تال چاچر

طرز۔" بالاگی کرجوری شیام مو سے کھیلو نہ ہوری۔"

مہر انگیز

اِس کو یہان سے نکالو ۔۔۔ ابھی بخیر مار ڈالو۔۔۔ اِسکو
جو ٹھا یہ دعوی کرتا ہے موذی ۔۔۔ ہو نقش تو آزمالو،
ورنہ کرو قتل اسکو اِسی دم ۔۔۔ سر سے بلا کے ٹالو۔ ابھی۔

(اہلکارون کا شداد کو پکڑنا اور قتل گاہ مین لیجانے
کے لیئے اُسکی مشکین جکڑنا۔)

ٹھمری۔ دہن پیلو۔ تال دادرا

طرز۔ "تم بن سیان نکس جیا جاے رے۔"

شداد

اُو میری دیبی مین جاتا ہون مارا جاتا ہون مارا مین جاتا ہون مارا۔ اُو
تیری کرامت سے اندہے ہون سب تاماسنے دربار سارا۔ ــــ اُو

(ایک ہیبت ناک آواز ہونے سے اہلکارون کا
اندہا ہو جانا اور شداد کو عاجزی سے منانا۔)

غزل۔ دہن پیلو۔ تال دادرا

طرز۔ "نہ مین تجکو یہ بیوفا جانتی تھی۔"

سب درباری

گئی ہاے بینائی انکھون کی ساری نہین ہمکو پہچان تھی کچھ تمہاری
قبا داب نہین سمجھا جائیگا سلطان تمہین ہو مبارک سدا تاجداری
ابھی تخت پر بیٹھیئے تاج لیجیئے مگر کیجیئے آنکھین روشن ہماری

بیت۔ تحت اللفظ

شداد

دکھادیی ماتا پھر اپنی کرامت ابھی اُنکی آنکھون مین آئے بصارت

(سب درباریون کی آنکھون کا روشن ہو جانا۔)

غزل۔ دہن جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ "وے سینہ سیاہ رو۔"

سب درباری

تخت سے نیچے تو اُترا تیری سبب ہوا ضرر تجھسے تھے ہمتو بیخبر مگر کیا تھا تو بے خبر

مہر سے تو بھی بد خصال تجھکو کرینگے ہم حلال
عشق مین اسکے پائمال، ہوگئی تو بھی بدگہر

شداد

ورنہ ہمارا ہمینا تہا تخت پہ بیٹھا پر جفا
شرم نہین تجھے ذرا قتل تو ہوگا اب مگر

(شداد کا قباد کو ہاتھ پکڑ کر تخت سے نیچے ڈالنا اور قتل کیلئے نیام سے تلوار باہر نکالنا، مہر انگیز کا بیچ مین آجانا اور قباد کو بچانا)

سب درباری

مہر تجھے بتائین ہم، شاہ کو تو بنا صنم
کھائیگی ورنہ رنج و غم شہر سے ہوگی تو بدر

غزل - دُھن زلہ سارنگ تال دادرا

طرز - "یہ چرخِ نیلگون گرد و غبار سے نہ چھپا - "

مہر انگیز

تمہاری اصل ہے کیا مجھسے گو جہان پھر جائے
قباد پیارے سے پر دل مرا کہان پھر جائے

پھر دن میرا اس سے تو ہو بخت میرا برگشتہ
نہ حرف بخت خداوند لامکان پھر جائے

قسم ہے رب کی نہ مین اس سے ہونگی روگردان
اگرچہ مجھسے زمین اور آسمان پھر جائے

نہ عندلیب سے برگشتہ گل ہو تو کیا غم
اگرچہ باغ پھرے یا کہ باغبان پھر جائے

لاونی - دُھن زلہ بہنس تال قوالی

طرز - "کیا بخیہ بازِ مقدر نے مجھے مارا - "

قباد

میرے ساتھ اٹھا تو رنج و الم نہ خدا را
نہ اپنے ہی گھر آرام سے اسے یارا

مرا نصیب ہوتا ایسن لے آئے جانی
مرباد تو کیون کرتی ہے اپنی جوانی

جنگل مین تجھے تو ہوگی بڑی حیرانی
پائیگی وہان نہ تو وقت پہ دانا پانی

مجھے رخصت کر تو خوشی سے میری دل آرا

رہا اپنے ہی گھر آرام سے اسے مہ پارا

ٹھمری - دُہن جھنجھوٹی - تال دادرا

طرز - " اے جی ہوسے تمہین لاسے ضیاتن - "

مہر انگیز

اے جی یہ منہ موڑنی شرت تو سیکھا ئین

ہو گئے شاید سے مجھسے خفا تم　　چھوڑ سنے کی ہین یہ گھاتین ۔ ——　اے جی

ہجر مین کیونکر ہو نگے بسر دن　　کیسے کٹینگی راتین ؛

ساتھ نجھورونگی مین تمہارا　　چاہو تو مارو لاتین ۔ ——　اے جی

غزل - دُہن تزلہ - تال دادرا

طرز - " مہان کو اُٹھاتے ہین بلا یون کہین گھر سے - "

قباد

اے مہر خدا تجھپہ سے ہر آن مری جان　　بیزار نہین تجھسے یہ سچ مان مری جان

مہر انگیز

بیزار نہین ہے تو مجھے ساتھ رکھہ اپنے　　مر جاؤنگی بے تیرے یقین جان مری جان

قباد

کیون سہتی ہے اے پیاری مری وحشت کی ایذا　　تو ہو نہ مرے واسطے حیران مری جان

مہر انگیز

بے تیرے ہی جنت مجھے دوزخ سے بھی بدتر　　تو ہو تو جہنم سے گلستان مری جان

قباد

جو مرضی یہی ہے تو چلو اے مری پیاری　　ہٹنگی اب افسوس بیابان مری جان

انگریزی وزن - دُہن سندھڑا تال دادرا

طرز۔ ”اے شمس و عزیز بیٹے خوش خصال کے۔“

شداد

فی الفور ان کو شہر سے میرے نکال دو — کچھ بھی نہ تم سنو اب انکی قیل و قال
دشمن بلاؤن کو اب زود تر سے ٹال دو — لائین نہ تا کوئی سر اپنے یہ وبال
لیجانے یان سے تم انکو نہ کوئی مال دو — پوشاکین شاہی بھی ان کی اُتار دو حال
جھگڑا مچائین تو زندان مین انکو ڈال دو — چھوٹین نہ پھر کبھی ہرگز یہ بد خصال

(اہلکارون کا قباد و مہر انگیز کو گرفتار کرنا)

ابیات۔ تحت اللفظ

قباد

حیف اے موذی نہین تجھ مین وفا کا تو ہی نام — اپنے صاحب کا نہ کچھ پاس کیا تو نے غلام
بیگمان حرص و ہوس نے تجھے مارا ظالم — مرتبے سے مجھے اک بار اُتارا ظالم
زر کے باعث تو مجھے شہر بدر کرتا ہے — مل گئی شاہی تو پھر زیر و زبر کرتا ہے
خیر کیا کام بھلا تیری ریاست سے مجھے — اب تو ہرگز نہین مطلب تری دولت سے مجھے
ہان یہ کہتا ہون مگر کیجئے عدل و انصاف — رکھنا تو اپنی رعیت پہ ہمیشہ الطاف
تو اگر عدل کریگا تجھے بخشیگا خدا — ورنہ تو پائیگا دن حشر کے دوزخ مین سزا
اب تو اس شہر سے ہم لیتے ہین جنگل کی راہ — ہمین اس حرص زمانہ سے بچائے اللہ
در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہین — رخصت اے اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہین

(قباد و مہر انگیز کا جانا سب کا حیرت مین آنا۔)

پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا ۔

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

منڈر - پردہ نمبر (۳)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا۔)

غزل - دھن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - " دل کو ہمارے عشق بت دلربا سے ہے - - "

شداد

اسمال جوگی کی جو عنایت سدا رہے ۔ کیونکر ہر اک سے بخت نہ میرا سوار ہے

مین ہون بدی پہ نیکی پہ مہر و قبا دہین ۔ مجھکو ہمیشہ عیش اور اُنپر حبفا رہے

کہتے ہین بدکا ہوگا قیامت مین حال بد ۔ دیکھا ہے کسنے حشر ابھی تو مزار ہے

گو حشر مین بہشت ملیگی مجھے نہین ۔ دنیا مین مین بنالون تو ارمان کہار ہے

میری مدد کو دیبی کمکیا تو جلد آ ۔ دُکھہ در د تا کہ میرا نہ باقی ذرا رہے

(کمکیا دیبی کا یکایک زمین سے نمودار ہونا۔)

ابیات - تحت اللفظ

کمکیا دیبی

اے بنی آدم کیا ہے یاد کیون تو نے مجھے ۔ کون سی مشکل نے آکر ان دنون گھیرا تجھے

حال سے کیا تیرا کردے صاف تو ہمسے بیان
ہو جو دل میں آرزو تیرے وہ کر فوراً عیان

سدس - تحت اللفظ

شداد

اے مری ماتا یہ تجھسے عرض کرتا ہے غلام
پائینگے جنت قیامت میں جو یان ہین نیکنام
مجھکو رہتا ہے بدی سے ہی مگر ہر وقت کام
اس سے جنت میرے اوپر ہوگئی بالکل حرام
اس لئے تو اک بہشت اب جلدیان تیار کر
تاکہ یہ خادم ترا اُس مین رہے شام و سحر

ابیات - تحت اللفظ

کمکیا دیبی

تیرا یہ ارمان بھی اے شداد پورا ہوئے گا
پر نہبت سے نیک انسانون کی جان جب کھو ئیگا
گلشن جنت بناوینگے ہمارے بہوت پر
خون اک انسان کا تو ہر روز اُنکی نذر کر
ایک عورت پاکدامن تو کہین سے ڈہونده لا
در پہ جنت کے اُسے موجود کرنا ہے بہلا
خون جب اُس نازنین کا بہوتون کو پلوائیگا
اُس گھڑی تیرے لئے جنت کا در کھل جائیگا
پر نہ قبل اسکے تو داخل اُسمین ہو نازنینسار
ورنہ بہوتون کا اُسی دم لقمہ ہو جاے گا

(دیبی کا غائب ہوجانا شداد کا زن پاکدامن کی بابت فکر مین آنا۔)

ٹھمری - دُہت بلاول - تال قوالی

طرز:- ایک پری نے مارا مجکو ایک پری نے مارا۔

شداد

ہے مجکو حیرانی عورت ایسی کہان سے لاؤن
پہچانونگا کیسے عفیفہ کوئی کہین جو پاؤن
بہوتون کو ایک مرد کا خون تو آسانی سے دونگا روز
ڈہونڈہنے پر باعفت عورت ہائے کدہر مین جاؤن

(گونگی کا اشارے سے مہرانگیز کو پاکدامن بتانا۔)

کھروا - دُہت بلاول - تال کھروا

طرز۔ "مین تو بیاہی تہی گبرو جوان ۔"

شداد

بیشک ایسی ہے وہ نکنام ‏— مہرانگیز سے ہو میرا کام ۔ — بیشک
جاتا ہون مین جستجو مین اوس کی ‏— جہان ہوئیگی وہ دلارام ۔ — بیشک
ہوتون کو خون پلاؤن گا اُس کا ‏— نہوگی جو وہ مجہسے رام ۔ — بیشک

(شداد کا گونگی کو ساتہہ لیکر جانا ۔)

دوسرا ایکٹ ۔ دوسرا سین

جنگل ۔ پردہ نمبر (۵)

(قباد و مہرانگیز کا بحال پریشان آنا ۔)

غزل ۔ دہن سارنگ تال پریوی ٹہیکہ

طرز۔ "سبب نواب اظلم بہر مینا بی ستاتا ہے ۔"

قباد

ہوا وہ جو مقدر مین لکہا تہا اے مری پیاری ‏— مصیبت کا گرین ہم کس سے شکوہ اے مری پیاری
کہا تہا مین نے یہ اول نہ تو ہمراہ میرے چل ‏— ہوئی اب ضد سے تو بیکل کرون کیا ہے مری پیاری
نہ اتنی بیقراری کر ذرا رکہہ صبر بہی دلبر ‏— کرون جان صدقے مین تجہپر نہ گہبرا اے مری پیاری

ٹھمری - دہن گھاج - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز، درشن بن انکھیاں ترس رہین۔۔۔

مہرانگیز

بات ایسی نہ ہرگز منہ سے کہو — مت میرے لئے تم رنج سہو - بات
صدقے ہوں میں تم پر مر جاؤن — پر تم پیارے جیتے رہو - بات

(قباد کا مہرانگیز کو ایک ہرن دور دکھانا -)

غزلیات - دہن بھوپالی - تال دادرا

طرز، جب سے بچھڑا ہے سرتو۔۔۔

قباد

اک ہرن آیا وہ نظر جانی — دیکھو سے فربہ کس قدر جانی
مین شکار اسکا اب کرون جاکر — دو اجازت اگر جانی
کھانا ہمکو نہین نصیب ہوا — بھوکے دو دن گئے گذر جانی

مہرانگیز

جاؤ مجکو نہ چھوڑ کر جانی — یہ تو ہے دشت پر خطر جانی
دل مین سوچو تو مثل انسان کیا — جان نہین رکھتے جانور جانی
جان حیوان کی لینے وینگے نہ ہم — بھوک سے جائین گوکہ مر جانی

(باہر سے آواز آنا -)

نثر مقفیٰ

غیبی آواز - بھاگو رے بھاگو شیر آیا بھاگو۔

قباد - (مہرانگیز سے) مین شیر کے دیکھنے کو جاتا ہون تم یہین ٹھہرو -

(قباد کا ایک طرف کو جانا دوسری طرف سے

شیر کا آنا اوسکو دیکھکر مہر انگیز کا غش کھانا شیر کا دوڑتا
چلا جانا شداد کا آنا اور مہر انگیز کو بیہوش دیکھکر
پچھتانا)

شداد ۔ افسوس یہ تو مہر انگیز مردہ پڑی ہے ۔ (مہر انگیز کا ہوش مین آنا ۔) ارے
یہ تو مری نہین میری قسمت بہت بڑی ہے، اب مین ایک گوشے مین
چھپ جاؤن، تاکہ اسکے یہان تنہا پڑے ہونے کا کچھ بھید پاؤن ۔
(شداد کا چھپ جانا مہر انگیز کا قباد کو چارون طرف
دیکھکر نہ پانا ۔)

ٹھمری ۔ دھن بلاول ۔ تال قوالی

طرز ۔ ،، آؤ بیتم آؤ بیتم ۔۔ ،،

مہر انگیز

موت کی مجھپہ ہوئی ہے ہیری ۔۔۔ والی مدد کر میری،
مجکو آس فقط ہے تیری ۔۔۔ والی مدد کر میری ۔۔۔ موت
جسکی خاطر نکلی مین گھر سے ۔۔۔ چھٹ گیا وہ بھی مقدر سے
بے اُسکے نہین مرنے مین دیری ۔ ۔۔۔ والی مدد کر میری ۔ ۔۔۔ موت
(شداد کا مہر انگیز کے پاس آنا اور اُسکو عشق جتانا)

غزل ۔ دھن سارنگ ۔ تال دادرا

طرز ۔ ،، افسوس ترے دلمین یہ کیا بات سمائی ۔۔،،

شداد

شہزادی مصیبت عبث تو نے اُٹھائی ۔۔۔ مین قید الم سے تجھے دیتا ہون رہائی
مسکین سے قباد اسپہ فدا کیون ہوئی نادان ۔۔۔ تو مجھپہ ہو مائل کہ اسی مین ہے بھلائی

مانے جو مری عرض تو لیجا دن سجے گھر — پھر تخت ترا تاج ترا تیری دوہائی

غزل ۔ دُہن جوگیا اساوری ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ "خدایا تنگ آئی ہون ستم اب سہہ نہین سکتا ۔"

مہرانگیز

مجھے کیا کام شاہی سے ہے ویرانہ وطن میرا — مرونگی تو غبار راہ بس ہو گا کفن میرا
فقیر عشق ہون مین سلطنت پر تری تھوکون کب — نہین محتاج ہون زر کی ملے جو سیتن میرا
رہی ثابت قدم راہ محبت مین تو ہونگی خوش — ابھی تو امتحان کرتا ہے یہ چرخ کہن میرا
خدا کیواسطے رکھہ دور کالی صورت اپنی تو — نہین تو خاک مین ملجائیگا نازک بدن میرا

دادرا ۔ دُہن کھماچ ۔ تال دادرا

طرز ۔ "آج کانا موہ لینی بانسری بجای کے ۔"

شداد

پیاری مین سجے کبھی اب نہین ستاؤن گا — اب نہین ستاؤنگا چین مین بٹھاؤنگا ۔ پیاری
مانگی جو تو بات میری جانی — محل مین بٹھا تجھے رانی مین بناؤنگا ۔ پیاری

مہرانگیز

حشر تک بھی مین نہ تیرے دام مین نہ آؤنگی — دام مین نہ آؤنگی رنج و غم اُٹھاؤنگی ۔ حشر
دلبر ہے سو میرا اقباد مجھسے بچھڑا — جستجو مین اُسکی سے جان تک گنواؤنگی ۔ حشر

ٹھمری ۔ دُہن دیس ۔ تال کہروا

طرز ۔ "جا ہے سیان مار ڈالو یاری کرون گی ۔"

شداد

اٹھو میل کہنا اسے پیاری میری مان لے — پیاری میری مان لے دلداری میری مان لے

پوشاک شاہی مجھکو پہناؤن   دل سے تو اپنے غمخواری میری مان لے

ترانہ - دُہن زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز — اے سرہا ساقی کہان ہو گا بہ ضب —

مہرانگیز

ہاتھ اپنا رکھ مجھسے دور — پرے ہو
سچ ہاؤن جی سے جان چھوا چھوا
ذرا ہو تو نے مجھکو
شیطان تو مجھے کیون چھیڑتا ہے
کر تو ذرا خوف خدا خوف خدا۔ ———— ہاتھ اپنا۔
شوہر تو ہے قباد میرا اُس پہ ہون قربان
چھوڑو گی نہین اسکو مین گو جاوے میری جان۔ ———— ہاتھ اپنا

دادرا - دُہن زلہ کھماج - تال دادرا

طرز — ہوگی کہی طبیبی دوا ہے کا روا —

شداد

مری جان مان کہا مرے کہا   ورنہ تجھے دونگا سزا ———— مری جان
جلنے نہین دونگا تجھے جب تک ہے سر آج   گھر کو اپنے چل ابھی تو ہنسلو گلان۔ —— مری جان

(قباد کا آنا)

ابیات - تحت اللفظ

قباد

ارے چھوڑ ہٹ اسکا تو مان بات   ستم اسپہ کرتا ہے کیون بد صفات
اگر ایک انگلی سے اس کو چھوا   تو بس جان سے اپنی آئی قضا

کرون سینہ خنجر سے تیرا فگار — ابھی دور ہو ورنہ اے نابکار

شداد

مجھے ملنے آیا او بے حیا — ہے مجھپر تو سایہ ہما پیر کا
کرون تجھکو بیہوش مین سحر سے — اُڑا دون مزے خوب پھر مہر سے

(قباد کا شداد کے سحر کرنے سے غش کھا کر گر جانا شداد کا مہر انگیز کو دھمکانا-)

مرے ساتھ چل جلد اے بد خصال — یہی ورنہ اب ہوگا تیرا بھی حال

(شداد کا مہر انگیز کو پکڑ کر گھسیٹنا اور مہر انگیز کا قباد کو لپٹ کے رونا پیٹنا-)

گربی - دھن برہنس تال چاچر

طرز - جلما ہرت موری چلی رے جھکیا - "

مہر انگیز

جینے کی مطلق نہین آس مجھکو — کر قتل اے ناپاک اب - جینے کی
چھوٹا مرا جبکہ دلبر ہے مجھسے — جینے پہ میرے خاک اب -
دوڑو مدد کو مرے پیارے ورنہ — یہ لیچلا ناپاک اب — جینے کی

(شداد کا مہر انگیز کو گھسیٹ لیجانا قباد کا ہوش مین آنا-)

لاونی - دھن کانگڑا تال قوالی

طرز - " گھر سے گئی ہے ری پیاری - "

قباد

شداد ستو تو زانی — افسوس مہر دل جانی

اشعار

مجھے چھوڑ اسیل ہجیان کہان دل کو بہا دے لیگیا — یہ ستم یہ ظلم دغا یہ غم سہون کس طرح سے مین اے خدا

مجھے میری پیاری سے دے ملا نہیں تم بن مجھے تو اب سُلا — مجھے اپنے طالع خفتہ سے یہی بار بار گلا رہا
مری بات نہ تو نے مانی — افسوس مہر دل جانی

(قباد کا جانا-)

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

در بہشت شداد - پردہ نمبر (۶)

(در بہشت پر ایک کٹہرے مین قیدی کا گریہ وزاری کرتے اور گونگی کا اسکی محافظ نظر آنا-)

غزل ۔ دست پیلو - تال چاچر

طرز... اگر یون ہی دل کو ستاتی رہیگی...

قیدی

اے شاہِ ظالم یہ کیسی جفا ہے — ذرا بھی نہین تجکو خوفِ خدا ہے
ستائے نہ کیون دشمنی سے بشر کو — کہ بھوتون کا تو گو نیا آشنا ہے
سدا خون کرتا ہے تو اک بشر کا — ستمگر نہین رحم تجکو ذرا ہے

ابیات ۔ تحت اللفظ

(شداد کا مہرانگیز کو پکڑے ہوئے لانا)

شداد

پکڑ لایا ای گونگی ہین تو اِسے — نگہبانی دیتا ہون اسکی تجھے

(بھوتون کی آواز آنا-)

بھوت (غائبانہ)

ہوا وقت صدقے کا اے بے خبر
ہماری غذا دے ہمیں زود تر

شداد

سنٹ بارہ بجنے میں ہیں پانچ کم
ارے گونگی نی الفور گھنٹا بجا
پلاتے ہیں اس قیدی کا خون ہم
کہ اب ٹھیک صدقے کا وقت آگیا

(گونگی کا گھنٹا بجانا ہوتون کا یکایک زمین سے نکل آنا اور قیدی کا خون پی جانا شداد کا مہرانگیز کو دھمکانا)

دوغزلہ - دھن ترلہ کھاج - تال قوالی

طرز - "اے صاحبان حاجہ یہ سن لو اک نصیحت ..."

شداد

جو مانے کہنا تو پھر یہی ترا حال ہو گا
یہ دیر بہشت سارا تیرے خون سے لال ہو گا

مہرانگیز

مجھے مار کر تو ظالم نہ کبھی نہال ہو گا
بُری حالتوں سے آخر ترا انتقال ہو گا

شداد

مرے تن میں جان ہے جبتک مزے خوب لوٹونگا میں
تجھے حشر تک لحد میں حسد و ملال ہو گا

مہرانگیز

کسی بیگناہ کو تو تہِ تیغ کر نہ ظالم
ترے سر پہ آخرش کیا نہیں کچھ وبال ہو گا

شداد

نہ سنونگا حیلے تیرے مجھے تو قول کر لے
نہیں کل یہاں پہ بکھرا ترا بال بال ہو گا

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز - " افسوس ترے دل میں یہ کیا بات سمائی - "

مہرانگیز

کس طور سے منہ حق کو دکھائیگا ستمگر
بیشک تو جہنم ہی میں جائے گا ستمگر

بیمرم غریبون کا تو خون کرتا ہے ظالم | کیا اسکی سزا تو نہین پائے گا ستمگر
محشر مین دکہائیگا خدا کو ارے کیا منہ | جب روبرو اسکے وہ بلائے گا ستمگر

ابیات ۔ تحت اللفظ

شداد

آرام و عیش ہو مجھے دنیا مین اب حصول | دیکہا ہے کسنے حشر؟ مین ہونگا دل ملول
کرتا ہون تجہسے بہی مرے تابع ہو میری جان | تجہپر جفا گزارون گا مین ورنہ بیگمان

ٹہمری ۔ دہن دیس ۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز ۔ "چہوڑ دے ڈر کی بات ۔ ۔"

مہر انگیز

مت کر ایسی بات ستمگر مت کر ایسی بات | تو کر خدا کا ر کہہ تو دل مین حشر سے ڈر بد ذات
بجلی اپنا دل مین جنکو ۔ ہون اسیر ہی نثار | جلدی ہو پہونچون پاس مین اسکے ۔ مجکو شتابی مار

ابیات ۔ تحت اللفظ

شداد

نہین ہے تجہے میرے کہنے پہ دہیان | بہت کرکے وقت ہمنا تری تو لگا جبان
ہٹیلی سمجہ دیکہہ پچہتائے گی | ابہی لقمہ بہوتون کا ہو جائے گی

(دگر گونگی سے)

مین ہو آون باہر اسے دیکہہ تو | کہین بہاگ جائے نہ یہ زشت خو

(شداد کا جانا مہر انگیز کا غم تباہ مین آنسو بہانا ۔)

غزل ۔ دہن مانڈہ ۔ تال وادرا

طرز ۔ "جمشید کا تو جام فقط تہا جہان نما ۔"

مہر انگیز

دنیا میں زندگی کا مزا اب رہا نہیں | جیتی تھی جسکے واسطے وہ دلربا نہیں
جیتی رہی یہی لیگیا شیر اجل تجھے | افسوس کیون حوالی مین شکار قضا نہیں
آرام سے زمین کے شکم میں تو سو گیا | کم ہوتی اب بھی پنجۂ غم کی مجھپر جفا نہیں
سہ میں بھی تیرے پاس اب آتی ہوں اے صنم | کیسے تری جدائی میں کاٹون گلا نہیں

(مہر انگیز کا خودکشی کے لئے خنجر اٹھانا گونجی کا آنا۔)

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

جنگل - پردہ نمبر (۵)

(قباد کا فراق مہر انگیز میں بیقرار آنا)

غزل - دہن بلاول - تال دادرا

طرز۔۔ اُس کو تلاش کر کے اا سے مری جان نکل جنگل۔۔

قباد

اے مری پیاری دلربا اب ترا جو گا حال کیا | تجھکو وہ سوزش جیا دیگا نہیں ملال کیا
تو نے جو مہر و فا میرے لیے سہی جفا | اسکی سمجھ نہیں خبر اسکا وہ فدا کمال کیا
ہجر کا تیرے گلبدن کیسے سہون غم و محن | بے ترے غیرت چمن ہوگا نہ یہ خیال کیا
کیون نہ مرون مہربن کٹتی ہے رات تارے گن | آخر کار ایک دن ہوگا نہ انتقال کیا

(قباد کا بارادہ خودکشی خنجر اٹھانا ایک فرشتہ کا

(یکایک نمودار ہوکر فرشتہ آنا۔)

مثنوی۔ موہن سہاگ۔ تال دادرا

(فرشتہ کا اٹھو خواب سے اٹھو سندر اٹھو۔)

فرشتہ

نہ گھبرا اے بشر نعمت ہین اسی جابن
خدا آج تجھپر ہوا مہربان

یہ نقشِ سلیمانی ہے اسے بشر
کہون جیسا مین تجھسے وہ کام کر

(نقش دینا)

ستم کرتا ہے حبشی بدصفات
چھڑا مہر کو اُس سے تو نیکذات

جہنم مین شداد کل جائے گا
کلاہِ شہی اسکی تو پائے گا

ہمیشہ رہے تیرا حافظ خدا
ترے حق مین ہے بس یہ میری دُعا

(فرشتے کا زمین مین سمانا قباد کا نقشِ سلیمانی لیکر جانا۔)

دوسرا ایکٹ۔ پانچوان سین

دربہشتِ شداد۔ پردہ نمبر (۶)

(مہر انگیز کا گریہ وزاری کرتے ہوے نظر آنا۔)

غزل۔ دہن جوگیا اساوری۔ تال دادرا

طرز۔ "مین حمد سے غافل نہین اک آن خدایا۔"

مہرانگیز

یارب کوئی دنیا مین نہین یار ہمارا — ہو تیرے سوا کون مددگار ہمارا
ہم بیکس و بےبس کا بھلا کون ہو مونس — جز تیرے نہین کوئی بھی غمخوار ہمارا
اب وصل ہو اُس یار کا یا موت ہی آئے — جینا تو جدائی مین ہے بیکار ہمارا
رکھ اُسکو تر و تازہ ہمیشہ تو خدایا — پژمردہ نہ ہووے گل گلزار ہمارا

(شداد کا آنا اور مہرانگیز کو منانا۔)

ٹھمری دُھن جھنجوٹی۔ تال قوالی

طرز۔ "تجکو پانی کے اندر کا رہنا کیسے بھایا ہے۔"

شداد

تجھپر صدقے مین ہو جاؤن پیاری کہنا میرا مان
شوہر تو اپنا مجکو بنا لے ——— تجھپر
شکل پہ تیری دل سے فدا ہون
مجکو چھاتی سے لپٹا لے مان جا میری جان
مین تیرا دیوانہ ہون تو ہو میری دیوانی ——— تجھپر

ٹھمری۔ دُھن زلہ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "اک چتر نار کر کے سنگھار۔۔"

مہرانگیز

بس خبردار، اے ظلم شعار، کر مجکو نہ خوار، مت ہو بدکار، ہے عرض مری یہ بار بار۔ —— بس
کر خوف خدا، اب دل مین ذرا، بیکس پہ جفا، مت رکھ تو روا، ہے عرض مری
یہ بار بار۔ ——— بس

دوغزلہ - دُھن کھماچ - تال چاچر

طرز - "بجوگی ذرا پترا کھول پیارے"

شداد

اری ہوش کر اپنے اب بھی ٹھکانے — کہا مان میرا نہ تبلا بہانے

مہرانگیز

ارے موذی راندہ ہے تجھکو خدا نے — کہا تیرا شیطان ملعون مانے

شداد

نہ تو بدزبانی سے باز آئی اتبک — لگی پھر مجھے سخت باتین سنانے

مہرانگیز

بڑون کا ہے تو یار نیکون کا دشمن — تجھے کون شیطان سے بدتر بجانے

شداد

تجھے مروے کی جا کٹہرے مین کہون — کہ تابوت آئین ابھی تجھکو کہانے

(شداد کو مروے کو باہر کرنے کے لئے کٹہرے مین داخل ہونا-)

مہرانگیز

خدا جلد غارت کرے تجھکو ظالم — لگا تو ستم بیگناہون پہ ڈھانے

(دگوٹی کو گستاخ نا ہوتون کو یکا یک ملنو دار ہوکر خون بغداد پی جانا شداد کو جہنم داخل ہونا قباد کو سو نقش سلیمانی داخل ہونا-)

مثنوی - دُھن مالکوس - تال چاچر

طرز - "ارے کون ہے تو بتا اپنا نام" - -

قباد

ارکین شاہی کرو تم ہراس
یہ نقش سلیمانی ہے میرے پاس
(نقش دکھانا۔)

جو چاہوں تو سب کو جلاؤں میں اب
دیا اور ہی کوئی ڈھاؤں غضب
کرامات اسکی تو دیکھو ذرا
یہ دیوار ہوتی ہے کیسی فنا

(نقش سلیمانی لگانے سے شدادی بہشت کا یکا یک نابود ہو جانا اور ایک باغ میں تخت شاہی لگا ہوا نظر آنا قباد و مہرانگیز کا بغلگیر ہونا درباریوں کا عاجزی سے رونا۔)

باغ - پردہ نمبر (۹)

مثنوی - دُھن پیلو - تال چاچر

طرز۔ ہکون کیا فلک کا ستایا ہوا ہین۔۔۔

سب درباری

شہا ہم سے بیشک ہوا تھا قصور
خطا بخش دیجے ہماری حضور
نہین آپ کو ہمنے پہچانا تھا
اسی سے فریبی کو شہ مانا تھا
مبارک ہو یہ آپکو تخت و تاج
کھلیں ہم غریبوں کے بھی بخت آج

(قباد کا مع مہرانگیز تخت پہ جلوس فرمانا اور دونون کا باہم گرا اپنی اپنی سرگذشت جدائی سنانا۔)

غزل - دُھن ترلہ پیلو - تال پنجابی ٹھیکہ

نیکی کے گلشن میں آئی بہار اب | بدکار سب ہو گئے خوار و زار اب
نیکی کا غنچہ جو ہے شگفتہ | کرتے ہیں بلبل چمن میں گلاب
یہ تخت شاہی مبارک ہو تمکو | دل ہم کریں اپنے تم پر نثار اب
نیکی کا انجام ہے نیک بیشک | انجام بد کا بھی بد دکھایا اب

(کھیل کا اختتام یا ناٹک ڈراپ سین کا گرایا جانا۔)

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب مؤلف کتاب نے ہمیشہ کے لئے اس مطبع الٰہی آگرہ کو ہبہ فرما دیا ہے اور اس ناٹک کی رجسٹری حسب منشائے قانون بست و پنجم ۱۸۶۷ء داخل رجسٹر سرکار انگلشیہ ہو گئی ہے لہٰذا کوئی صاحب بلا اجازت تحریری ہمارے قصد طبع کرنے یا کرانے کا نہ فرماویں ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اوٹھانا پڑے گا۔

المشتہر

محمد مجھو خاں و محمد حسین خان مالکان مطبع الٰہی آگرہ

۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء